بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (القرآن)

ظالم ابھی ہے فرصت توبہ، نہ دیر کر
وہ بھی گرا نہیں جو گرا اور سنبھل گیا

الفتنۃ الجدیدۃ

فتنہ طاہریہ کی حقیقت کا انکشاف

علامہ مولانا محمد بشیر القادری برکاتی رضوی

خطیب جامع مسجد غوثیہ، لسبیلہ ھاؤس، کراچی ۵

نام کتاب ____ الفتنۃ الجدیدہ
مصنف ____ مولانا علامہ محمد بشیر القادری
ناشر ____ محمد عمر قادری
تعداد ____ ۵۰۰۰ ہزار
تاریخ ____
معاونین ____ محمد اقبال قادری، عبدالعزیز قادری
ماسٹر حاجی عبدالغنی
قیمت ____ ۸/ روپے

ملنے کے پتے

نمبر۱۔ محمد عمر قادری
بیگ پور تحصیل ضلع قصور
ڈاکخانہ ڈھنگ شاہ
پوسٹ کوڈ نمبر 55011

نمبر۲۔ دارالعلوم حنفیہ قصور کوٹ اعظم خان

فہرست مضامین

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ الخ

ترجمہ: پھر جب حرمت والے مہینے نکل جائیں تو مشرکین کو قتل کرو جہاں پاؤ اور ان کو پکڑو اور قید کرو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو۔

جس میں طاہر القادری کی نقل کردہ آیت بھی شامل ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کے (فَاِذَا انسلخ) آخری حصہ یعنی فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ نے اس آیت کے اول حصہ فَاِذَا انْسَلَخَ کو بھی منسوخ کر دیا ہے۔ باقی اب کیا حکم رہ گیا۔

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ

ترجمہ: مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو۔

عزیز قارئین کرام غور فرمائیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس ارشاد گرامی سے کہ:

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۰ (القرآن پارہ ۱۰)

ترجمہ: پس مشرکین کو مارو جہاں پاؤ اور انہیں پکڑو اور قید کرو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو ۰ (القرآن پارہ ۱۰)

اب مسئلہ مذکورہ کی تفصیل قرآن پاک سے معلوم ہو گئی مگر افسوس صد افسوس ایسے مفسر قرآن پر کہ قانونِ خدا کے ہوتے ہوئے بھی شرم وحیا کا جامہ اتار رکھا ہے اور اِذا لم تستحی فا فعل ما شئت پر عمل ہے۔ امر حق تعالیٰ تو یہ ہے کہ مشرکوں کافروں کو مارو جہاں پاؤ اور جناب جی کا کہنا ہے کہ نہیں نہیں صلح کلی کی ضرورت ہے۔ حضرات آپ جانتے ہیں کہ کسی عالم کا عالی مراتب ہونا مراتب علوم پر موقوف ہے اگر یہ نہیں تو وہ بھی نہیں بچارہ مجبور ہے، علوم دینیہ سے بالکل کورا ہے۔ ایسا آدمی اضلال خلق کے لیے نیا طریقہ ہی نکالے گا۔ خیال رہے کہ یہ شخص قابلِ اعتماد اور ذی علم نہیں ہے۔

غور فرمائیں کہ مذکورہ بالا آیتِ سیف ہے اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

نے الاتقان فی علوم القرآن جلد ۲ ص۲۲ پر ناسخ ومنسوخ کی بحث میں ابن العربی کا قول نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"قرآن پاک میں جتنے مقامات پر کفار سے درگذر کرنے اور اُن کی طرف سے روگردانی کرنے اور پُشت پھیر لینے اور ان سے ہاتھ روک رکھنے کی ہدایت ہوئی ہے وہ سب احکام آیت سیف کے نزول سے منسوخ ہو گئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس آیت نے ایک سو چوبیس آیات کو منسوخ کیا ہے جن آیات میں مشرکوں، کافروں کے اوپر نرمی کرنا یا صلح کرنا یا اپنے معاملات ان سے رکھنا اور ان کی باتوں سے درگذر وغیرہ کرنا شامل ہے۔

لیکن اس نئے مفسر قرآن کو قرآنِ پاک کے ناسخ ومنسوخ کا بھی علم تو ہو۔ علم سے تو ہے بچارا کورا، اس لیے کئی مقامات پر اپنی کتب میں منسوخ آیات نقل کر کے اپنی باطل مارکیٹ گرم کرنے کے لیے کوشش کرنا چاہتا ہے اور یہ کھلم کھلا کفار ومشرکین کی خیر خواہی ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

اس موضوع پر بے شمار علماء نے مستقل کتابیں لکھی ہیں، ازاں جملہ ابو عبید قاسم بن سلام، ابو داؤد سجستانی، ابو جعفر نحاس، ابن الانباری مکی اور ابن العربی وغیرہ بھی ہیں۔ ائمہ حضرات کا بھی قول ہے کہ جب تک کوئی شخص قرآنِ پاک کے ناسخ اور منسوخ کی پوری پوری معرفت حاصل نہ کر لے اُس وقت تک اس کے لیے قرآن کی تفسیر کرنا جائز نہیں ہو سکتا۔ اسی بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول بھی نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ایک بار ایک ایسے شخص سے جو کہ قرآن کریم کے معانی ومطالب بیان کرتا تھا دریافت کیا کہ تجھے

قرآنِ کریم کی ناسخ اور منسوخ آیات کا حال معلوم ہے؟ اس شخص نے کہا نہیں، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا" تو خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی تو نے ہلاک کیا (الاتقان فی علوم القرآن جلد ۲ ص ۲۰)

جناب طاہر القادری صاحب! مقام حیرت ہے" یاد رہے کہ خود بھی ہلاک ہو رہے ہیں اور دوسروں کو بھی ہلاک کر رہے ہیں، اس سے دو ہی باتیں سمجھ میں آتی ہیں کہ منسوخ آیات پیش کرنا اگر کافروں و منافقین اور گستاخان رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ صلح کلی اور اتحاد کے لیے تو بھی کفر ہے اور ناسخ و منسوخ کا علم نہیں تو بھی ہلاک۔

معلوم ہوا کہ جس کو قرآن کریم کے ناسخ و منسوخ کا علم نہ ہو تو وہ شخص کبھی بھی قرآن کریم کی تفسیر نہ کرے۔ کوئی شخص کہ جس کو ناسخ و منسوخ کا علم نہیں ہے اگر قرآن حمید کی تفسیر کرے گا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کے مطابق وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی ہلاک کر رہا ہے۔

قارئین کرام اس طرح ہم جناب نام نہاد مفسر قرآن کی کتب سے بے شمار منسوخ آیات قرآنیہ پیش کر سکتے ہیں مثلاً: لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ الی آخرہ کے متعلق علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تفسیر جلالین شریف میں اس آیت کے تحت فرماتے ہیں (نھا منسوخۃ بآیات القتال (ص ۶۰)

اس لیے ہم جناب طاہر القادری کو مشورہ دیتے ہیں کہ یہ آپ کا خیال باطل اور طمع خام ہے۔ مسلمان (اھلسنت) کبھی بھی تیری نئی شریعت کی اتباع نہیں کریں گے۔ پس مشورہ یہ ہے کہ اگر آپ کو قرآنِ کریم کے ناسخ و منسوخ کا علم نہیں ہے تو خدا را ہم آپ کو یہ نہیں کہتے کہ تو اپنے آپ کو مفسر نہ کہلا۔ ہاں نام کا مفسر بھی کہلا تا رہ، لیکن جب تک ناسخ و منسوخ یا جو بھی مفسر بننے کے لیے ضروری علوم ہیں ان کا

علم کسی عالم دین سے سیکھ نہ لے قرآن کی تفسیر کرنا چھوڑ دے کیونکہ جو شخص بغیر علم قرآن کے ناسخ و منسوخ کے تفسیر کرتا ہے اس کی سزا کے بارے میں ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل کر دیا۔

جناب بڑے افسوس کی بات ہے کہ ادھر تو امر باری تعالیٰ ہے کہ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ مشرکوں کو قتل کرو اور ادھر جناب کا قول ہے کہ وقت کا اہم تقاضہ اتحاد پر مبنی ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے ان ہی گمراہ فرقوں کے بارے میں

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ

اور ان سے لڑو حتیٰ کہ کوئی فسادی باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ تعالیٰ کا ہی ہو جائے (الانفال)

کیا یہ حکم باری تعالیٰ آپ پر مخفی ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے تو جہاد کو واجب قرار دیا یہاں تک کہ فتنہ و فساد ختم ہو جائے اور آپ صلح کلی کا حکم کرتے ہیں۔ کیا آپ کا قانون مانیں یا اللہ تبارک و تعالیٰ کا حکم۔ خبردار! تیرا قانون باطل ہے اور ہرگز قابلِ قبول نہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے خلاف چلایا جا رہا ہے۔ قارئین کرام یاد رکھو کہ ایسے انسان کو اپنے اعمال کی سزا اور جزا پانے کے لیے احکم الحاکمین کی عدالت میں کھڑا ہونا پڑے گا۔ آج وقت ہے صانع عالم کے حکم کا اقرار کرتے ہوئے کافروں و گستاخوں کے ساتھ صلح کا لفظ چھوڑ دیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

اے ایمان والو اپنے باپ اور بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا وہی ظالم ہے۔ (القرآن) پارہ ۱۰ رکوع ۹

معلوم ہوا کہ اگر باپ، بھائی یا رشتہ دار کفر کریں تو باپ کو باپ، بھائی کو بھائی نہ سمجھو۔ اگر نص قطعی کا علم آ جانے کے بعد بھی تم ایسا کرو گے تو تم ظالم ہو جاؤ گے۔